صحابہ کرامؓ اور تحفظ مقام امہات المؤمنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا تھا۔ ان کے قلم کی توانائیاں ان کی زبان کی فصاحت وبلاغت اور ان کے علم وآگہی اور تحقیق و دانش کی وسعتیں اسی مشن کی بے پناہی کے لیئے وقف تھیں ان کے خلوص و دردمندی کا اندازہ کیجیئے کہ وہ اپنے اسی مشن کی بدولت دشمنان صحابہؓ اور منکرین امہات المؤمنین کی وحشت و بربریت کی بھینٹ چڑھ گئے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے۔ کہ آج تک ان کے قاتلوں کا سراغ نہیں مل سکا۔ ہماری خالص اسلامی حکومت عصر کے وقت ایک بارونق بازار کی مسجد میں سفاکی کی نظر ہونے والی شخصیت کے قاتلوں کو گرفتار نہیں سکی۔ حکیم صاحب مرحوم جس جماعتی گروپ سے وابستہ تھے سرکار دربار میں ان کے قائدین کا بڑا عمل دخل تھا۔ نامعلوم انہوں نے اس مظلوم کی حمایت کیوں نہ فرمائی۔ ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر سبطین لکھنوی نے اپنے دینی جذبہ۔ اسلامی ولولہ، اور ملکی غیرت کی بدولت اسی وقت سے صدیق مرحوم کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیئے بساط بھر کوشاں ہیں۔ یہ کتابچہ بھی ان کی اسی ملکی حمیت اور دینی غیرت کا نتیجہ ہے۔ وہ مجسمہ احتجاج بن کر اسلامیان پاکستان کو دعوت فکر دے رہے ہیں۔ اس کتابچہ میں ڈاکٹر صاحب کا ایک دیباچہ، تین مبسوط مضامین، پروفیسر عبدالرحمان کا ایک مفصل مضمون اور ایک راقم السطور کا مضمون ہے۔ نیز اس میں نجمی جیلانی کا سنی ترانہ بھی قابل داد ہے۔ دینی غیرت سے سرشار اور عظمت صحابہ کے علمبردار لوگوں کے لیئے یہ کتابچہ روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم قارئین سے اس کے مطالعہ کی سفارش کریں گے۔

ہفت روزہ الاعتصام: بیاد محدث عصر حافظ محمد گوندلویؒ

ہفت روزہ الاعتصام ہماری جماعت کا قدیم ترین متوازن اور معتدل جریدہ ہے۔ مولانا محمد حنیف ندوی، مولینا محمد اسحاق بھٹی، مولینا محی الدینؒ سلفی، مولینا عزیز زبیدی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مختلف ادوار میں اس کے مدیر رہے ہیں۔ آج کل مولینا عطاء اللہ حنیف کی نگرانی اور حافظ صلاح الدین یوسف کی ادارت میں شائع ہو رہا ہے۔ الاعتصام نے سال نو کے آغاز میں نوسے صفحات پر مشتمل محدث عصر نمبر شائع کیا ہے۔ جس میں مولینا ابوالبرکات، مولینا عبدالغفار حسن، پروفیسر غلام احمد حریری، حکیم عبدالرحمان خلیق، حافظ فتحی مرحوم، مولینا عبدالرشید راشد ہزاروی، مولینا محمد علی جانباز مولینا محمد صادق خلیل، پروفیسر قاضی مقبول احمد، مولینا محمد صدیق اعظمی، مولینا سیف الرحمان فیروز پوری، شیخ تاج الدین الازہری، ملک عبدالرشید عراقی، مولینا عبیداللہ عفیف، حافظ عبدالمنان

مولانا حافظ عبد اللہ بڈھیمالوی، مولینا محمد اسحاق بھٹی۔ اور دیگر اہل علم کے مضامین ہیں۔ محدث عصر کی جامع کمال۔ جامع صفات۔ جامع حیثیات زندگی کا اگرچہ یہ نمبر مکمل آئنیہ دار نہیں۔ تاہم اس دور میں یہ بھی غنیمت ہے۔ نمبر میں پانچ نظمیں بھی شامل ہیں۔

۔ یہ حقیقت زبان قلم پر لاتے ہوئے حیا بھی آتی ہے۔ اور ذہنی کوفت بھی ہوتی ہے۔ کہ اس کا اکثر و بیشتر مواد الاسلام میں شائع ہو چکا ہے تین چار مضامین کے سوا باقی تمام مضامین الاسلام میں شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن الاعتصام نے کہیں بھی ان کا حوالہ نہیں دیا۔ جو اس کی عظیم روایات کے منافی ہے۔ یہ تسلیم کہ یہ نمبر عجلت میں شائع کیا گیا ہے۔ لیکن ماخذ کا حوالہ نہ دینا اس میں تعجیل کیسے رکاوٹ بن سکتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے حضرت مولینا عطاء اللہ حنیف اور حافظ صلاح الدین یوسف نے اسے شائع ہونے کے بعد ہی دیکھا ہوگا ورنہ حوالہ نہ دینے کی غلطی کا ارتکاب کبھی نہ ہوتا ہم یہ فلسفہ نہیں سمجھ سکے کہ مولینا عطاء اللہ حنیف باایں ادعاء محبت و عقیدت محدث عصر الاعتصام کے اس نمبر میں ایک سطر تک نہیں لکھ مدیر الاعتصام کا تیس سطری اداریہ خصوصی نمبر کی اشاعت کا پس منظر ظاہر کرنے کے لیئے نومنہ لکھا گیا۔ لیکن حافظ صلاح الدین یوسف ایسا منجھا ہوا اہل قلم اور با ذوق ادیب محدث عصر سیرت پر کچھ بھی نہ لکھے یہ فلسفہ ہماری ناقص فہم و فراست سے باہر ہے۔ معلوم یہ ہوتا کہ الاسلام کے مجوزہ محدث گوندلوی نمبر سے بوکھلاہٹ کے نتیجہ میں یہ سامنے آیا ہے۔ تاہم ہم ادارہ الاعتصام کو اس نمبر کی اشاعت پر تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔ ہم اس نمبر کی کمیاں الاسلام کے محدث گوندلوی نمبر میں پوری کریں گے۔ انشاء اللہ الرحمٰن۔